



الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

زکاة کا مال کسی غیر مسلم کو دینا جائز نہیں ہے۔

: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا

أَوْعِظُوا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنِ بَعَثَ أَحَدُكُمْ إِلَى كَيْفٍ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَلْيُعْطِ زَكَاةَ الْإِسْلَامِ فَإِنَّهُ لَيُؤْتِيهِمْ مِنْهُمُ أَغْنِيَهُمْ وَتَزِيدُهُمْ
(فقہ رائے) صحیح البخاری، الزکاة: 1395، صحیح مسلم، الإیمان: 19

سب سے پہلے اہل یمن کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے شب و روز میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مال کا صدقہ بھی فرض کیا ہے جو ان کے اہل قدرت سے وصول کر کے ان کے محتاجوں پر صرف کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ زکاة مسلمانوں سے وصول کر کے مسلمان فقراء و مساکین میں ہی تقسیم کی جائے گی۔ 1.

: امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں 1.

(لَا تَعْلَمُ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا تَعْلَمُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) (المنهاج، جلد 2، صفحہ نمبر 487)

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ زکاة کا مال کافر کو نہیں دیا جائے گا۔

واللہ اعلم بالصواب.

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلہ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ-1